خروج دجّال

قیامت کی دس بڑی نشانیوں میں سے خروج دجّال سب سے پہلے ظاہر ہونے والی بڑی علامت اور نشانی ہے۔ اس کی تفصیل اور وضاحت ضروری ہے تاکہ اس بارے میں کسی کو کسی قسم کا شک وشبہ نہ رہے اور اس فتنہ عظیم کی آمد کے وقت کے بارے میں بھی علم ہو جائے۔

۱۔ ابن صیّاد = ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے باپ کے گھر تیس سال تک کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا۔ پھر ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی ایک آنکھ خراب اور ایک دانت باہر نکلا ہوا ہوگا۔ وہ بالکل نکما ہوگا۔ سوتے میں اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہونگی مگر اس کا دل ہوشیار رہیگا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کے ماں باپ کا نقشہ بیان فرمایا کہ اس کا باپ لمبا، چھریرے جسم والا ہوگا۔ اس کی ناک چونچ کی طرح ہوگی۔ اس کی ماں کے دونوں پستان بڑے بڑے لٹکے ہوئے ہونگے۔ حضرت ابو بکرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے مدینہ میں ایک یہودی کے گھر اسی قسم کے ایک لڑکے کی پیدائش سنی تو میں اور زبیرؓ بن عوام اس کو دیکھنے کے لئے گئے۔ اس کے ماں باپ ٹھیک اسی صورت کے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا۔ ہم نے ان سے پوچھا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ انہوں نے کہا تیس سال تک تو ہمارے کوئی بچہ نہ تھا۔ اب ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کی ایک آنکھ خراب ہے اور ایک دانت باہر نکلا ہوا ہے۔ وہ بالکل نکما ہے۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں مگر اس کا دل خبردار رہتا ہے۔ ہم جو ان کے گھر سے باہر نکلے تو دیکھا کہ وہ دھوپ میں چادر میں لپٹا کچھ گنگنا رہا ہے۔ اس نے اپنا سر کھول کر ہم سے کہا کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے؟ ہم نے کہا کیا تو نے ہماری باتیں سن لیں۔ وہ بولا ہاں میری آنکھیں ہی سوتی ہیں پر میرا دل جاگتا رہتا

ہے (ترمذی شریف) (ترجمان السنۃ حصہ چہارم صفحہ ۴۱۲ از حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی ثم مدنی۔ ادارہ اسلامیات۔ انار کلی۔ لاہور)۔

۲۔ ابن عمرؓ سے نافعؒ روایت کرتے ہیں کہ مدینہ کے کسی گلی میں ابن عمرؓ کی ابن صیاؔد سے مڈبھیڑ ہو گئی تو انہوں نے اسے کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے اسے غصہ آگیا اور وہ پھولنے لگا اور اتنا پھولا کہ پوری گلی اس سے بھر گئی۔ اس کے بعد ابن عمرؓ اپنی ہمشیرہ ام المومنین حضرت حفصہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کو یہ قصہ پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ انہوں نے فرمایا اے ابن عمرؓ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ تم نے اسے فضول چھیڑا۔ تمہارا کیا مطلب تھا؟ کیا تم کو معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال جب نکلے گا تو کسی بات پر غضبناک ہونے ہی کی وجہ سے نکلے گا (مسلم)۔

۳۔ ابن صیاد میں بعض باتیں غیر معمولی تھیں۔ اس طرح پھول جانا کہ گلی بھر جائے یہ جنات کے خواص میں سے ہے۔

۴۔ چونکہ ابن صیاد میں دجال کا اور اس کے ماں باپ میں دجال کے ماں باپ کا بیشتر نقشہ موجود تھا اس لئے لوگوں کا اس کو دجال سمجھنا بالکل فطری اور معقول بات تھی۔ امام نوویؒ کا قول ہے کہ علماء کے نزدیک ابن صیاد کا قصہ ایک مشکل مسئلہ ہے اور مشتبہ ہے۔ اس سلسلہ میں وحی بھی نازل نہیں ہوئی۔ مگر اس میں شک نہیں کہ وہ دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔

۵۔ حضرت نافعؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ مجھ کو اس میں ذرا سا بھی شک نہیں کہ مسیح دجال وہی ابن صیاؔد ہے (ابو داؤد)۔ (حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال اکبر کے علاوہ تیس (۳۰) سے ستر (۷۰) دجالوں کی خبر دی ہے جو اس امت میں پیدا ہونگے اور دعویٰ نبوت کریں گے)۔

۶۔ حضرت ابن عمرؓ کی جو گفتگو ام المومنین حضرت حفصہؓ سے ہوئی اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اگر دجال یہی ابن صیاد ہے تو بھی اس کے خروج کا وہ وقت نہ تھا۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ یہی ابن صیاد کن کن حالات سے گذرے گا اور پھر اپنے وقت مقررہ پر ان فتنہ سامانیوں کے ساتھ جو احادیث میں مذکور ہیں ظاہر ہوگا۔

۷۔ حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب جنگ حرہ ہوئی تھی تو اس دن کے بعد

سے ہم کو ابن صیاد کا پتہ ہی نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا (ابو داؤد)۔

۸۔ کسی نے ابن صیاد سے پوچھا کہ اگر وہ دجال تو ہی ہو تو کیا یہ بات تجھے پسند ہو گی؟ اس پر وہ بولا کہ اگر مجھ کو دجال بنا دیا جائے تو مجھے کچھ برا بھی نہیں معلوم ہو گا (مسلم)۔

۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابن صیاد کو قتل کر دوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی شخص (یعنی دجال) ہے تو اس کو قتل کرنے والے تم نہیں ہو بلکہ عیسیٰ ابن مریمؑ ہی قتل کریں گے۔ اور اگر یہ وہ شخص نہیں ہے تو تمہیں ذمیوں میں سے ایک آدمی کو قتل کر دینے کا کوئی حق نہیں ہے (مشکوٰۃ)۔

۱۰۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اس عظیم ترین فتنے کا ظہور قریب ہو گا تو جس طرح انبیاء علیہم السلام کے ظہور سے پہلے برکات (ارہاص) کا ظہور شروع ہو جاتا ہے اسی طرح اس فتنے سے پہلے برکات کا خاتمہ شروع ہو جائیگا۔

۱۱۔ اگر احادیث نے دجال کی عجوبہ نمائیوں کا راز فاش نہ کر دیا ہوتا تو آج بہت سے ضعیف الایمان تردد میں پڑ جاتے۔ مگر جب یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ سب کچھ شیطانی تصرفات اور شعبدہ سے ہونگے تو اب کوئی اشکال نہ رہا۔ ظاہر ہے دجال جب خدائی کا دعویٰ کریگا تو اس کو خدائی کا سامان دکھانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کا ہونا بھی ضروری ہے اور مردے زندہ کرنے کا دعویٰ بھی ضروری ہے۔ مگر حدیث کہتی ہے کہ یہ سب بازیگر کے تماشے سے زیادہ نہ ہو گا۔ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی (یعنی قحط میں اس کے پاس رزق کا تمام سامان ہو گا) مگر اس کی حقیقت شعبدہ بازی اور نظر بندی سے زیادہ نہ ہو گی جیسے ساحرین فرعون کی رسیوں کی تھی۔ دجل اور تدجیل کے معنی ہیں ملمع سازی۔ نظر بندی جیسے تانبے پر سونے کا پانی چڑھا دیا جائے تو وہ خالص سونا معلوم ہونے لگتا ہے۔ اس طرح دجال ایسی چیزیں دکھائیگا کہ ان کی حقیقت کچھ ہو گی اور وہ نظر آئینگی کچھ۔ ان کی صورت و حقیقت اور ظاہر و باطن میں زمین آسمان کا فرق ہو گا۔ دجال کی خصوصیات میں یہ ایک اہم ترین خصوصیت ہو گی۔ وہ دنیا دار، مادہ پرست اور شہوت پرست لوگوں کو ان شعبدہ بازیوں کے ذریعہ فتنہ میں ڈال دے گا کیونکہ حرام و حلال میں انہیں تمیز نہیں ہوتی اور عیش و عشرت کے لئے وہ شیطان کے ساتھ بھی لین دین کرنے کو

تیار ہو جاتے ہیں۔

۱۲۔ سود خور یہود بے بہبود کے پاس آج بے شمار دولت ہے۔ انہوں نے اپنے مالیاتی نظام کے تحت غریب ملکوں کو ورلڈ بینک اور IMF وغیرہ کے ذریعہ اپنے خونی پنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔ ان کا مسیح دجال قوت و دولت کی پرستش کا سب سے بڑا داعی اور (SYM-BOL) ہو گا۔

۱۳۔ احادیث میں صاف موجود ہے کہ دجال خود یہودی النسل ہو گا اور اس کے متبعین بھی سب یہودی ہونگے اور من حیث القوم وہی اس پر ایمان لائیں گے۔ یہودی مملکت کا قیام اور ان کا ایک مرکز پر جمع ہونا ان کے قومی استیصال کا پیش خیمہ ثابت ہو گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجدد اسلام اور نائب نبیؐ کی حیثیت سے راس الیہود دجال کا قلع قمع کرینگے جس سے یہودیت کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائیگا۔ گویا یہود جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گوناگوں اذیتیں پہنچائی تھیں ان ہی کو حکمت الٰہی ان کی سزا کے لئے میدان میں لے آئے گی۔

۱۴۔ احادیث صحیحہ میں موجود ہے کہ دجال کا قاتل حضرت عمرؓ جیسا جلیل القدر صحابی بھی نہیں ہو سکتا بلکہ یہ کام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے لئے مقرر ہے پس وہ بھی اس ثبوت کے لئے اپنے نیزے میں اس کا خون دکھا کر لوگوں کو یہ یقین دلائیں گے کہ میں جو عالم تقدیر میں اس کا قاتل مقرر کیا جا چکا ہوں وہ کوئی معنوی قتل نہیں ہے جو صرف کتابوں میں لکھ دینے سے پورا ہو جاتا ہے بلکہ ایک حسّی قتل ہے۔

۱۵۔ امور خیر کی تائید فرشتے کرتے ہیں اور شر کی شیاطین۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام کی تائید میں سارا عالم ملکوت نظر آتا ہے۔ اس کے مقابلے میں دجال کی تائید میں سارا عالم شیاطین ہو گا۔

۱۶۔ فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کو سنا وہ اعلان کر رہا تھا چلو نماز ہونے والی ہے۔ میں نماز کے لئے نکلی اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ آپؐ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر بیٹھ گئے۔ آپؐ کے چہرہ پر اس وقت مسکراہٹ تھی۔ آپؐ نے فرمایا ہر شخص اپنی اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا جانتے ہو میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول

(ﷺ) ہی کو معلوم ہے۔ آپؐ نے فرمایا بخدا میں نے تم کو نہ تو مال وغیرہ کی تقسیم کے لئے جمع کیا ہے نہ کسی جہاد کی تیاری کے لئے۔ صرف اس بات کے لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری جو پہلے نصرانی تھا۔ وہ آیا ہے اور مسلمان ہو گیا ہے اور مجھ سے ایک قصہ بیان کرتا ہے جس سے تم کو میرے اس بیان کی تصدیق ہو جائیگی جو میں نے کبھی دجال کی بابت تمہارے سامنے ذکر کیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ وہ ایک بڑی کشتی پر سوار ہوا جس پر سمندر میں سفر کیا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ قبیلہ لخم اور جذام کے تیس آدمی بھی تھے۔ سمندر کا طوفان ایک ماہ تک ان کو پریشان کرتا رہا۔ آخر مغربی جانب ان کو ایک جزیرہ نظر آیا جس کو دیکھ کر وہ بہت مسرور ہوئے اور چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ پر اتر گئے۔ سامنے سے ان کو جانور کی شکل کی ایک چیز نظر آئی جس کے سارے جسم پر بال ہی بال تھے کہ ان میں اس کے اعضائے مستورہ تک نظر نہ آتے تھے۔ لوگوں نے کہا کم بخت تو کیا بلا ہے؟ وہ بولی میں دجال کی جاسوس ہوں۔ چلو اس گرجے میں چلو وہاں ایک شخص ہے جس کو تمہارا بڑا انتظار ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب اس نے ایک آدمی کا ذکر کیا تو اب ہم کو ڈر لگا کہ کہیں وہ کوئی جن نہ ہو۔ ہم گرجے میں پہنچے تو ہم نے ایک بڑا قوی ہیکل شخص دیکھا کہ اس سے قبل ہم نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا تھا۔ اس کے ہاتھ گردن سے ملا کر اور اس کے پیر گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے نہایت مضبوطی سے جکڑے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے کہا تیرا ناس ہو تو کون ہے؟ وہ بولا تم کو تو میرا پتہ کچھ نہ کچھ لگ ہی گیا اب تم بتاؤ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا ہم عرب کے باشندے ہیں۔ ہم ایک بڑی کشتی میں سفر کر رہے تھے۔ سمندر میں طوفان آگیا اور ایک ماہ تک رہا۔ اس کے بعد ہم اس جزیرے میں آئے تو یہاں ہمیں ایک جانور نظر آیا جس کے پورے جسم پر بال ہی بال تھے۔ اس نے کہا میں جساسہ (جاسوس۔ خبر رساں) ہوں چلو اس شخص کی طرف چلو جو اس گرجے میں ہے۔ اس لئے ہم جلدی جلدی تیرے پاس آگئے۔ اس نے کہا مجھے یہ بتاؤ کہ بیسان (شام میں ایک بستی کا نام ہے) کی کھجوروں میں پھل آتا ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں آتا ہے۔ اس نے کہا وہ وقت قریب ہے جب اس میں پھل نہ آئیں گے۔ پھر اس نے پوچھا اچھا "بحیرۂ طبریہ" کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا بہت ہے۔ اس نے کہا وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں پانی نہیں رہے گا۔ پھر اس نے پوچھا زغر (شام میں ایک بستی) کے چشمہ کے متعلق بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں اور اس بستی والے

اپنے کھیتوں کو اس کا پانی دیتے ہیں یا نہیں؟ ہم نے کہا اس میں بھی بہت پانی ہے اور بستی والے اسی کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ پھر اس نے کہا اچھا "نبی الامین" (ﷺ) کا کچھ حال سناؤ۔ ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے ہیں۔ اس نے پوچھا کیا عرب کے لوگوں نے ان کے ساتھ جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا اچھا پھر کیا نتیجہ نکلا؟ ہم نے کہا وہ اپنے گرد و نواح پر تو غالب آ چکے ہیں اور لوگ ان کی اطاعت قبول کر چکے ہیں۔ اس نے کہا سن لو ان کے حق میں یہی بہتر تھا کہ ان کی اطاعت قبول کر لیں اور اب میں تمہیں اپنی بابت بتاتا ہوں۔ میں مسیح دجال ہوں اور وہ وقت قریب ہے جب مجھ کو یہاں سے باہر نکلنے کی اجازت مل جائیگی۔ میں باہر نکل کر تمام زمین پر گھوم جاؤنگا۔ اور چالیس دن کے اندر اندر کوئی بستی ایسی نہیں رہے گی جس میں داخل نہ ہوں. بجز مکہ اور طیبہ کہ ان دونوں مقامات میں میرا داخلہ ممنوع ہے۔ جب میں ان دونوں میں سے کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرونگا تو اس وقت ایک فرشتہ ہاتھ میں ننگی تلوار لئے سامنے آکر مجھے داخل ہونے سے روک دیگا اور ان مقامات (مقدسہ) کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے ہونگے کہ وہ ان کی حفاظت کر رہے ہونگے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنا عصا منبر پر مار کر فرمایا کہ وہ طیبہ یہی مدینہ ہے۔ یہ جملہ تین بار فرمایا۔ دیکھو کیا یہی بات میں نے تم سے بیان نہیں کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں آپؐ نے یہی بات بیان فرمائی تھی۔ اس کے بعد فرمایا دیکھو وہ. بحر شام یا. بحر یمن (راوی کو شک ہے) میں نہیں بلکہ مشرق میں ہے اور مشرق میں رہے گا اور اسی طرف آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا (مسلم) (تمیم داریؓ دجال سے ملاقات کے بعد ہی اسلام لائے تھے) (ترجمان السنۃ حصہ چہارم)۔

بعض لوگ ورلڈ بینک اور IMF (انٹر نیشنل مونٹری فنڈ یا عالمی مالیاتی فنڈ) کو دجال کہتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ مسیح دجال ایک علامت ہے جو ڈش اور ٹیلی ویژن اور کارٹونوں کی صورت مین ظاہر ہو چکی ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ برمودا مثلث (BERMUDA TRI-ANGLE) دجال کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ سب خام خیالی ہے۔

۱۷۔ عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو جو شخص دجال کی خبر سنے اسے چاہئے کہ وہ اس سے دور ہی دور رہے۔ بخدا کہ ایک شخص کو اپنے دل میں یہ خیال ہو گا کہ وہ مومن آدمی ہے لیکن ان عجائبات کو دیکھ کر جو اس

کے ساتھ ہونگے وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائیگا (ابوداؤد)۔

۱۸۔ اگرچہ ملعون دجال کو وسوسہ ڈالنے والی خارقِ عادات قوت عطا ہوئی ہے لیکن مشرکین اور بے دین لوگوں سے قطع نظر اس کی طرف صرف وہی مسلمان مائل ہونگے جن کا دل بھی کمزور ہوگا اور ایمان بھی۔ اس کا خروج اس وقت ہوگا جب دنیا میں قحط اور خشک سالی کا دور دورہ ہوگا (اپریل ۱۹۹۸ء کی اخباری خبر ہے کہ اس وقت بھی دنیا کے ۳۷ ممالک قحط زدہ ہیں) وہ پہلے تو مصلح ہونے کا دعویٰ کریگا۔ پھر نبی ہونے کا اور پھر خدا بن بیٹھے گا۔

۱۹۔ اس فتنہ کی سختی کا اندازہ اس سے لگایئے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد جن چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے ان میں یہ بھی شامل ہے۔ آپؐ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے تھے "اے میرے اللہ میں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، موت وحیات کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

۲۰۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورہ کہف کی پہلی تین آیات حفظ کرلیں وہ فتنہ دجال سے بچ گیا۔ (مسلم۔ احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)۔ مسلم اور ابوداؤد کی روایت میں ہے سورہ کہف کی آخری تین آیات اور ایک روایت میں ہے ابتدائی تین آیات۔ جو دجال کو دیکھے اسے چاہیئے کہ وہ اس کے منہ پر تھوک دے گویا کہ وہ نماز کا شیطان خنزب ہے اور اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی یا آخری آیات پڑھے۔ وہ اللہ کے حکم سے اس سے محفوظ رہیگا۔

۲۱۔ سورہ کہف ہی کو فتنہ دجال سے تحفظ کا سبب کیوں قرار دیا گیا ہے؟

سورہ کہف میں اصحاب کہف کا ذکر ہے۔ سلطنت روما کے شہر آفیس (EPHE-SUS) کے یہ سات نوجوان نہایت معزز اور دولت مند گھرانوں کے چشم وچراغ تھے جنہوں نے ڈیانا دیوی کے مندر کی بت پرستی ونفس پرستی جو اپنی آخری حدود تک پہنچ چکی تھی اور جس کی سرپرستی خود شہنشاہ روم کرتا تھا۔ اسے انہوں نے ٹھکرا کر خدا پرستی کی راہ اختیار کی تھی۔ جس طرح وہ کفر وارتداد کے زبردست فتنہ میں مبتلا ہونے سے بچے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ان کے دل مضبوط رکھے اور اسلام پر ان کو ثابت قدم رکھا جیسا کہ سورہ کہف کی ابتداء میں ارشاد ہے (ترجمہ آیت نمبر ۱۴:- اور ہم نے ان کے دل مضبوط کردئے۔ جب وہ ظالم بادشاہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو انہوں نے (بڑی

جرأت ایمانی کے ساتھ) کہا کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے ورنہ ہم بڑی بے جابات کے مرتکب ہونگے)۔

پس جس طرح صرف اللہ کی مدد سے وہ محفوظ رہے تھے اسی طرح جب دجال کا سب سے زبردست فتنہ کفر و ارتداد نمودار ہوگا تو اس وقت بھی صرف امداد الٰہی ہی سے لوگوں کے ایمان محفوظ رہیں گے۔

بزرگوں نے فتنہ دجال سے حفاظت کے لئے جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کو بھی بطور علاج فرمایا ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔ لیکن یہ قول نہایت اہم ہے۔

۲۲۔ جسے دجال کے خروج کی خبر ملے وہ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں پناہ لے لے کیونکہ دجال ان دونوں مقدس شہروں میں داخل نہ ہو سکے گا۔

۲۳۔ جو اوپر دی گئی کوئی بات نہ کر سکے وہ دجال کے سامنے سے بھاگ جائے۔ اس کی طرف دیکھے تک نہیں۔ جب تک وہ ذکر الٰہی اور دعا کی پابندی کرے گا دجال اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۲۴۔ دجال کا ذکر قرآن مجید میں کیوں نہیں ہے؟

بے شک دجال کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے پر احادیث پاک سے تو ثابت ہے۔ ہو سکتا ہے یہ ہمارا امتحان ہو کہ ہمیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ ﷺ کی سنت، عمل اور ارشادات سے کس حد تک محبت ہے اور ہم ان لوگوں میں سے تو نہیں جو شرعی نصوص کو اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور جو بات ان کی ناقص کسوٹی پر پوری نہ اترے اسے رد کر دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اکثر چیزوں کے محض اشارات ہیں حتیٰ کہ نماز جیسی اہم ترین عبادت کا طریقہ تو ہم کو ہمارے نبی پاک ﷺ ہی نے سکھایا۔ یاد رہے جس چیز کو اللہ کا رسول (ﷺ) حرام قرار دیتا ہے وہ اس چیز کی مانند ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا (یہ صحیح حدیث ہے۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ) پس دجال کا ذکر قرآن مجید میں نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضرت رسول اللہ (ﷺ) کا ارشاد عالی کافی ہے۔

؎ کہتا نہیں وہ کچھ اپنی طرف سے   ہر بات اس کی وحی خدا ہے

؎ گفتہ او گفتہ اللہ بود   گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

۲۵۔ دجال شام اور عراق کے درمیان ایک شگاف (راستے) سے نکلے گا۔ اس

کے ہمراہ اصفہان کے ۷۰ ہزار جبہ پوش (طیلسان اوڑھنے والی چادر اور سر کے لباس کو کہتے ہیں) یہودی ہونگے یہ پہنے ہوئے۔ دائیں بائیں فساد برپا کریگا۔ وہ کانا ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر "ک اف ر" علیحدہ علیحدہ لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا چاہے وہ ناخواندہ ہی ہو۔

۲۶۔ اسرائیل نے اپنے ہوائی جہاز کے ایک برانڈ کا نام (KAFR) (ک اف ر) رکھا ہے جسے دجال استعمال کریگا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال ایک گدھے پر سواری کریگا۔ جس کے دونوں کانوں کے درمیان ۴۰ ہاتھ کا فاصلہ ہوگا (مراد ہوئی جہاز سے ہے)۔ اس کی رفتار بادل اور ہوا کی طرح تیز ہوگی (آپؐ نے استعارے کی شکل میں دجال کے جس گدھے کا ذکر فرمایا ہے اور ہوائی جہاز کی شکل میں جسے ہم سب دیکھ رہے ہیں۔ آپؐ کی محض یہ ایک پیش گوئی تلاش حق کے متلاشی کے ایمان لانے کے لئے کافی ہے)۔

۲۷۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ جب سے دنیا وجود میں آئی ہے کوئی صدی ایسی نہیں گذری جس کے شروع میں کوئی اہم واقعہ پیش نہ آیا ہو۔ پس دجال بھی کسی صدی کے آغاز پر نکلے گا (الحاوی للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۸۹)۔

۲۸۔ خروج دجال اس وقت ہوگا جب لوگ اس کے ذکر سے غافل ہو جائیں گے اور ائمہ محراب و منبر سے اس کا ذکر چھوڑ دیں گے (عرصہ دراز سے محراب و منبر سے دجال کے سلسلہ میں مکمل سکوت ہے)۔

۲۹۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا "خلاصی کا دن"۔ جانتے ہو خلاصی کا دن کون سا ہے؟ آپؐ نے تین بار یہ بات فرمائی۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا خلاصی (نجات) کا دن کون سا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: دجال آکر احد (پہاڑ) پر چڑھ جائے گا اور مدینہ کی طرف نگاہ دوڑا کر اپنے ساتھیوں سے کہے گا یہ سفید محل دیکھ رہے ہو۔ یہ احمد (ﷺ) کی مسجد ہے (یہ حضور اقدس ﷺ کا معجزہ ہے جس سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں دجال میری مسجد کی طرف دیکھے گا اور اپنے ماننے والوں سے کہے گا کہ "اس سفید محل کو دیکھو" حالانکہ اس زمانہ یعنی ۱۴۱۰ سال پہلے آپؐ کی مسجد کھجور کی ٹہنیوں اور سنگ ریزوں سے بنی ہوئی تھی جب کہ اب مسجد نبوی (علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاما) واقعی سفید محل بن چکی ہے۔ اے اللہ کے پیارے نبی ﷺ آپؐ نے سچ فرمایا)۔

پھر مدینہ طیبہ کا رخ کرے گا جہاں کے ہر راستہ پر ایک فرشتہ اسے ملے گا جو تلوار سونتے ہوئے ہوگا۔ پھر وہ سیلابی نالے کے کنارے بنجر زمین کی طرف آئیگا اور وہاں خیمہ زن ہوگا۔ مدینہ منورہ کو اس وقت تین جھٹکے لگیں گے جس کی وجہ سے منافق اور فاسق مرد اور عورتیں وہاں سے نکل کر دجال سے جا ملیں گی۔ وہی خلاصی کا دن ہوگا (یہ صحیح حدیث ہے جسے امام احمدؒ نے مسند میں روایت کیا)۔

۳۰۔ دجال کا فتنہ زمین پر چالیس دن رہے گا۔ اس اثنا میں وہ زمین کی ہر چیز کو روند کر اس پر غالب آجائیگا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ وہ ان دونوں مبارک شہروں میں جس راستہ پر آئیگا تلوار سونتے فرشتے پائیگا۔ اس وقت مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہونگے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے۔ ایک روایت میں ہے کہ مدینہ طیبہ کے بڑے راستوں پر بہت سے فرشتے ہونگے۔

۳۱۔ ماھنامہ الشریعہ۔ گوجرانوالہ مارچ ۱۹۹۱ء میں "یہودیوں کا انجام کیا ہوگا؟" کے عنوان کے تحت حکیم الاسلام حضرت قاری محمد طیب قاسمی قدس سرہٗ (مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ یوپی۔ بھارت) کا مضمون شائع ہوا تھا جس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے :-

بقول امام رازیؒ جو شرف حضور اقدس ﷺ کو حاصل ہوا اس کا نام معراج ہے کیونکہ آپؐ عبداللہ ہیں۔ آپؐ آسمانوں پر تعظیم و تکریم کے لئے بلائے گئے تھے اور ساتوں آسمانوں کو طے کر کے وہاں تک پہنچے تھے جہاں جبریل امینؑ کے بھی پر جلتے تھے۔

؎ جلتے تھے پر جبرئیل کے جس مقام پر اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہیں تو ہو

اور جو شرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہوا وہ عروج تھا کیونکہ آپ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ روح اللہ آسمان پر دشمنوں سے حفاظت کے لئے بلائے گئے تھے اور چوتھے آسمان تک گئے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرت رسول اللہ ﷺ سے کئی قسم کی ظاہری و باطنی مخصوص مناسبتیں ہیں جو دوسرے انبیاء علیھم السلام میں نہیں پائی جاتیں۔ اخلاق و کمال میں مناسبت، مقامات میں تناسب، مدارج میں تشابہ، خاتمیت میں توافق، زمانہ کا قرب، دونوں کی امتوں میں تشابہ، دونوں امتوں کے نظام میں یک رنگی وغیرہ وہ امور ہیں کہ بالآخران کے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے ابن تمثالی...... ثابت ہو جاتے ہیں۔

پھر ان سے زیادہ کون مستحق ہے کہ حضور ﷺ کے دور...... میں بہ حیثیت ولی عہد آپ کی طرف سے آپؐ کے مخصوص دشمن دجال اعظم کی گوشمالی کریں۔ ادھر دجال کے ساتھ انہیں تقابل و تضاد کی وہ نسبت حاصل ہے کہ ظاہر و باطن، اخلاق و خصائل اور آثار و احوال ہر ایک میں ایک دوسرے کی حقیقی ضد ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً دجال کا شرعی لقب اگر مسیح ضلالت تو ان کا مسیح ہدایت۔ اگر دجال پہلے سے پیدا کر کے خروج کے لئے محفوظ و مخفی کر دیا گیا ہے تاکہ اس کا آیۂ ضلال ہونا کھل جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی پہلے سے پیدا کر کے نزول کے لئے محفوظ و مخفی کر دیا گیا ہے تاکہ وقت پر ان کا ظہور ہو اور ان کا آیت ہدایت ہونا خوب نمایاں ہو۔ پھر جیسے کہ دجال کی پیدائش بظاہر خرق عادت طریق پر کی گئی ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی بطور خرق عادت بلا باپ کے عمل میں لائی گئی۔ دجال کو شیاطین کی خصلتوں کا مظہر ہونے کے سبب انہی سے مناسبت ہے اور شیاطین کی تخت گاہ سمندر ہے اس لئے دجال کو سمندر کے ایک جزیرہ میں قید رکھا گیا ہے تاکہ شیاطین اور تخت گاہ شیاطین سے اُسے قرب رہے تو ادھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بوجہ غلبہ ملکیت ملائکہ سے ہی مناسبت ہو سکتی ہے حتیٰ کہ وہ رحم مادر میں بھی نفخہ جبریلؑ سے ہی پہنچائے گئے۔ اس لئے انہیں تخت گاہ ملائکہ یعنی آسمانوں میں محفوظ رکھا گیا تاکہ ملائکہ سے انہیں قرب رہے۔ گویا ایک مسیح کا مستقر فضاؤ خلا سے گذر کر آسمانوں کے پرے قرار پائے تو اس کی ضد مسیح دجال کا مستقر زمین سے گذر کر سطح سمندر قرار پائے۔ ایک فوق بر فوق ہے اور ایک تحت در تحت۔ ایک مسیح ثریا سے بھی اوپر ہے اور ایک ثریٰ سے بھی نیچے۔ ایک جنت کی بنیادوں پر ہے اور ایک جہنم کی اساس پر۔ اس لئے حضرت رسول اللہ ﷺ نے جہاں بڑی شد و مد کے ساتھ اس خاتم الدجالین سے ڈرایا ہے وہیں اسی زور و شور سے خاتم المجددین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خوشخبری دے کر یہ تسلی بھی دی ہے کہ وہ ہی اس کے قاتل ہونگے۔

وہ یہودی قوم جو اپنی ناہمواری اور تخریبی ذہنیت کی وجہ سے نہ تو تصویری امت بنی نہ تحقیقی بلکہ تخریبی رہی تو اس کے سوا اس قوم کا کیا انجام نکل سکتا ہے کہ وہ اسی مخرب عالم دجال کے ساتھ وابستہ ہو کر فنا کے گھاٹ اتر جائے اور اسے دنیا کے کسی گوشہ میں بھی پناہ نہ ملے۔ چنانچہ بہ نص حدیث نبوی شجر و حجر تک کسی یہودی کو پناہ نہ دینگے۔ وہ بھی ان کی

چغلی کھائیں گے جیسے کہ وہ بھی ان کی کفر کی بدبو اور انبیاء علیہم السلام کے قتل ناحق سے بیزار ہوں۔ دجال کے ساتھ یہ تمام قوم بھی ان انفاس عیسوی سے موت کے گھاٹ اتر جائیگی جس سے دوسری اقوام زندہ ہونگی۔ ظاہر ہے ایسی کج فہم قوم کا اس کے سوا انجام ہو بھی کیا سکتا ہے جس نے آج سے دو ہزار سال پہلے مسیح ہدایت کو مسیح ضلالت سمجھ لیا اور اسے سولی پر چڑھانے کی فکر کی۔ دنیا کے اس آخری دور میں وہی مسیح ضلالت کو مسیح ہدایت سمجھ بیٹھے گی اور اس کے ساتھ مل کر مسیح ہدایت کا مقابلہ کرے گی جو صورتاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ ہوگا لیکن حقیقتاً حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مقابلہ ہوگا۔

پوری دنیا کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کا وقت قریب ہوتا جارہا ہے۔ موجودہ زمانہ کی رفتار عملاً اس آنیوالی ہوا کا پتہ دے رہی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مذکورہ تغیر کے اسباب بہت کچھ فراہم ہو چکے ہیں۔

۳۲۔ کتنی حیرت انگیز بات ہے کہ شجر و حجر آوازیں دیں گے جو سنائی دینگی کہ یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے۔ آؤ اسے قتل کرو۔ صرف غرقد کا درخت آواز نہیں دے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مسلم)۔

۳۳۔ دجال بنیاد پرست (FUNDAMENTALIST) یہودی ہوگا اور غیر بنیاد پرست (LIBERAL) یعنی کشادہ دل یہود سے کہے گا میرے راستے سے ہٹ جاؤ اور مجھے ارض موعود پر اپنی حکومت قائم کرنے دو اور وہ (GREATER ISRAEL) نیل سے فرات تک کے حصول میں یہود کی بھرپور مدد کرے گا۔

۳۴۔ سنا ہے اسرئیل میں حال ہی میں یہودیوں نے ایک محل تعمیر کیا ہے جس پر لکھا ہے "قصر المسیح"۔ واللہ اعلم۔

۳۵۔ دجال کا ٹھکانہ کسی کو معلوم نہیں۔ نہ کوئی معلوم کر کے اسے آزاد کرا سکتا ہے۔ وہ زندہ ہے۔ اس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں اور وہ کسی (SYNAGOGUE) (یہود کا عبادت خانہ) میں مقید ہے۔ وقت مقررہ پر اس کا خروج ہوگا جس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

۳۶۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ بھی غور فرمائیں تو صاف نظر آنے لگے گا کہ خروج دجال اب محض چند سال کی بات ہے۔

۳۷۔ ظہور امام مہدیؑ۔ خروج دجال۔ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جنگیں

(ملحمہ الکبریٰ۔ فتح روم۔ آرمیگڈن وغیرہ) سب ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ علیحدہ علیحدہ نہیں۔ ایک کے وجود میں آتے ہی از خود دوسری چیزیں وجود میں آجائینگی۔

عالم اسلام کو اس روشنی میں فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ دشمن کے لئے تر نوالہ بنے یا اس کے مقابلے میں ڈٹ کر شہادت کی موت حاصل کرے یا غازی بن کر زندہ رہے۔

(ا) حضرت سلیمان علیہ السلام کے وصال کے بعد بنی اسرائیل پے در پے زوال پذیر ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ بابل اور اسیریا کی سلطنتوں نے انہیں غلام بنا کر زمین میں تتر بتر کر دیا۔ اس وقت انبیائے بنی اسرائیل نے انہیں خوشخبری سنائی کہ خدا کی طرف سے ایک مسیح آنے والا ہے جو ان کو اس ذلت سے نجات دلائے گا۔ اس پیش گوئی کی بنا پر یہودی ایک ایسے مسیح کی آمد کے منتظر تھے جو بادشاہ ہو۔ جنگ کر کے ملک فتح کرے۔ بنی اسرائیل کو دنیا کے مختلف گوشوں سے اکٹھا کر کے فلسطین میں جمع کرے اور انکی ایک زبردست سلطنت قائم کر دے۔ لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کی طرف سے مسیح ہو کر آئے تو ان کے ھمراہ نہ تو لشکر تھا نہ وہ بادشاہ تھے اور نہ وہ یہود کی تمنا پوری کر سکے تو یہود نے ان کی مسیحیت کو تسلیم کرنے سے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ اپنی دانست میں ان کو مصلوب بھی کر دیا۔ اس وقت سے آج تک دنیا بھر کے یہودی اس مسیح موعود (PRO-MISED MESSIAH) کا انتظار کر رہے ہیں جس کے آنے کی خوشخبریاں انہیں دی گئی تھیں۔ ان کا لٹریچر اس آنے والے دور کے سہانے خوابوں سے بھرا پڑا ہے۔ تلمود اور ربیّوں کے ادبیات میں اس کا جو نقشہ کھینچا گیا ہے اس کی خیالی لذت کے سہارے یہ صدیوں سے جی رہے ہیں اور امید کئے بیٹھے ہیں کہ مسیح موعود ایک زبردست جنگجو اور سیاسی لیڈر ہوگا جو دریائے نیل سے دریائے فرات تک کا علاقہ جسے یہودی اپنی میراث کہتے ہیں انہیں دلادے گا۔ وہ عرصہ دراز سے "گریٹر اسرائیل" کا نقشہ شائع کر رہے ہیں۔ یہودی خواہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اس بات پر متفق ہے کہ ان کا مسیح آنیوالا ہے۔ یہی تورات کا نقطہ نظر ہے۔ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے قیام اور ۱۹۶۷ء میں بیت المقدس کو فتح کرنے سے پہلے یہودی ہر سال اجتماعی دعا کرتے تھے: "یا خدایا اگلا سال یروشلم میں"۔ یروشلم حاصل کرنے کے بعد اب وہ یہ دعا کر رہے ہیں: "ہمارا مسیح آئے"۔ ویسے یہ ایک حقیقت ہے کہ دجال اکبر کے خروج کے لئے اسٹیج بالکل تیار ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی خبروں کے مطابق

یہودیوں کا مسیح موعود ہوگا۔

(۲) دجّال سے جنگ (آرمیگاڈن) :-

خروج کے بعد دجال دنیا میں فساد پھیلائے گا اور اسلامی دنیا کے لئے بالخصوص یہ نہایت ہی سخت وقت ہوگا۔ فتح روم کے بعد خروج دجال کی خبر سن کر حضرت امام مہدیؒ اپنے ساتھیوں کے ھمراہ شام کے شہر دمشق پہنچیں گے۔ اسی وقت دجال بھی ۷۰ ہزار یہودیوں کے لشکر کے ساتھ شام میں آگھسے گا اور دمشق کے سامنے جا پہنچے گا جو اسرائیل کی سرحد سے پچاس ساٹھ میل دور ہے۔ حضرت امام مہدیؒ کے لئے یہ سخت پریشانی کا وقت ہوگا کہ یکایک کشائش کا دروازہ کھل جائیگا اور اللہ کی مدد اللہ کے خلیفہ کو آپہنچے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے جس طرح آسمان پر اٹھالیا تھا اب انہیں نزول کی اجازت دے دیگا۔ آپ دو زرد (گیروئے رنگ کے) کپڑے پہنے ہوئے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔ ہاتھ میں ایک نیزہ (حربہ) ہوگا جس سے دجال کو قتل کریں گے۔ اس وقت جس کافر پر آپ کی سانس کی ہوا پہنچے گی وہ مر جائیگا۔ نماز فجر کے وقت دمشق کے مشرقی حصہ میں مسجد بنی امیہ کے سفید مینار کے پاس آپ کا نزول ہوگا۔ یہ مینار نہایت بلند اور قابل دید ہے مگر اس پر چڑھنے کی کسی کو اجازت نہیں۔ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت دجال سے لڑنے کے لئے اس وقت وہاں موجود ہوگی۔ لوگ نماز فجر کے لئے صفیں درست کر رہے ہوں گے اور جماعت کے امام حضرت امام مہدیؒ ہونگے۔ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لئے بلائیں گے اور پیچھے ہٹنے لگیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام انکار کر دینگے اور امام مہدیؒ کی پشت پر ہاتھ رکھ کر انہی کو امام بنائیں گے۔ پس امام مہدیؒ یہ نماز پڑھائیں گے لیکن آیندہ کی ہر نماز کی امامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیا کریں گے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام دروازہ کھلوائیں گے۔ دجال جو چند لمحے پہلے خدائی کا دعویٰ کر رہا ہوگا اور جس کے ہمراہ ۷۰ ہزار مسلح یہودی ہونگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی اس طرح گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں تو وہ آپ ہی گھل کر مر جائے۔ مگر نہیں وہ آپ کو دیکھتے ہی بھاگ نکلے گا۔ پسپا ہو کر افیق کی گھاٹی سے اسرائیل کی طرف پلٹے گا۔ (افیق شام اور

اسرائیل کی سرحد پر شام کا آخری شہر ہے۔ اس کے آگے مغرب کی جانب چند میل دور طبریہ نامی جھیل ہے جس سے دریائے اردن نکلتا ہے۔ جہاں سے دریائے اردن طبریہ سے نکلتا ہے اس پہاڑی راستہ کو عقبہ افیق (افیق کی گھاٹی) کہتے ہیں۔ افیق سے قریب ساٹھ میل دور لد (LYDDA) ہے جہاں اسرائیل نے بہت بڑا ایرپورٹ (ہوائی اڈا) بنایا ہے۔ تل ابیب یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر ہے)۔ اسرائیل کے بندرگاہ حیفا سے قریب پندرہ میل جنوب مشرق میں میگاڈو پہاڑیاں (MEGIDDO HILLS) ہیں۔ بقول عیسائی بنیاد پرستوں کے یہی وہ مقام ہے جہاں آرمیگاڈن (ARMAGEDDON) لڑی جائے گی (برطانیہ کے مشہور عالم دست شناس "کیرو" نے ۱۹۲۵ء میں اپنی مشہور مگر اب ناپید کتاب (CHEIRO'S WORLD PREDICTIONS) (کیرو کی عالمی پیشین گوئیاں) تحریر کی تھی۔ برٹش گورنمنٹ نے جو اس وجہ سے ضبط کر لی تھی کہ اس میں آزادیٔ ہند اور ایک نئی آزاد اسلامی مملکت بننے کی پیشین گوئی تھی۔ کیرو نے اس میں باقاعدہ آرمیگاڈن کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا انگریزی بیان شامل کیا جارہا ہے)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد پر جا پکڑیں گے اور فرمائیں گے میری قسمت میں تجھے ضرب لگانا ہے اور نیزہ مار کر اس کو قتل کر دیں گے اور نیزہ پر لگا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔ اس وقت یہود بے بہبود کو پتہ چلے گا کہ وہ رب نہیں تھا ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے کیسے قتل کر دیتے۔ یہود کو شکست ہو جائیگی۔ ۷۰ ہزار طیلسان پوش (جبہ پوش) یہودی اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت امام مہدیؑ اور مسلمانوں سے چھپتے پھریں گے مگر کوئی چیز انہیں پناہ نہ دے گی۔ وہ جس پتھر، درخت، دیوار غرض جس چیز کے پیچھے بھی چھپیں گے اللہ تعالیٰ اسے گویائی عطا فرمادیگا اور وہ اس کا پتہ دے گی۔ وہ پکاریں گے اے عبداللہ۔ اے عبدالرحمٰن۔ اے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اسے قتل کرو۔ اس طرح اللہ ان سب کو قتل کرادیگا اور زمین کو ان ناپاک اور نجس لوگوں سے پاک کر دے گا۔ تمام انبیاؑ علیہم السلام کو چھوڑ کر صرف حضرت عیسیٰؑ کے نزول میں یہ حکمت بھی ہے کہ اس سے یہود کی تردید مقصود ہے جو سمجھتے تھے کہ انہوں نے انہیں مصلوب کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح ان کے جھوٹ کا پردہ چاک کر دیا اور یہود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں فنافی النار کرادیا۔

(۳) دین عیسوی کی بنیاد ان عقائد پر قائم ہے: خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے

(یعنی حضرت عیسیٰؑ) کو صلیب پر "لعنت" کی موت دی (نعوذ باللہ) جس سے وہ انسانوں کے گناہوں کا کفارہ بن گیا۔ محض اس عقیدے کو لیکر عیسائی دنیا نے خدا کی پوری شریعت رد کر دی حتی کہ خنزیر تک کو حلال کر لیا جو تمام انبیأ علیھم السلام کی شریعتوں میں حرام رہا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام آکر خود اعلان کر دیں گے کہ نہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ نہ میں نے صلیب پر جان دی۔ نہ میں کسی کے گناہ کا کفارہ بنا۔ تو عیسائی عقیدے کے لئے سرے سے کوئی بنیاد ہی باقی نہ رہیگی۔

کوئی اہل کتاب ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصال سے پہلے آپ پر ایمان نہ لے آئے۔ یہ پیشین گوئی صرف حدیثی نہیں قرآنی بھی ہے۔ دیکھو سورۂ نسا آیت نمبر ۱۵۹ کا ترجمہ = اور (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آئینگے تو) اہل کتاب کے جتنے فرقے ہیں حضرت عیسیٰؑ پر ان کی موت سے پہلے ایمان لے آئیں گے) (جس طرح آج مسلمان آپ پر ایمان رکھتے ہیں)۔

ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی۔ ابھی آسمان سے اتر کر آپ کو کئی خدمات انجام دینی ہیں۔ اہل کتاب کو آپ پر ایمان لانا ہے۔ آپ دجال کو قتل کر کے زمین کو شر و فساد سے پاک صاف کر دینگے۔ شریعتِ اسلامیہ کو نافذ فرمائیں گے۔ برکتوں کا نزول ہوگا اور پوری دنیا امن و چین سے رہیگی۔ آپ شادی کریں گے۔ اولاد ہوگی۔ دنیا میں چالیس سال گذارنے کے بعد وفات پائیں گے اور حضور اقدس ﷺ کے پہلو میں چوتھی قبر آپ کی ہوگی۔ عیسائیوں کا عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کیا گیا بالکل باطل اور بے اصل عقیدہ ہے۔ اس کی تردید میں قرآن مجید میں "وما صلبوه" آیا (سورہ نسأ۔ آیت ۱۵۷) اور یہود کا عقیدہ کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا۔ یہود کی تردید میں قرآن مجید میں "وما قتلوه" فرمایا گیا (سورہ نسأ۔ آیت ۱۵۷)۔ اس طرح اہل کتاب کی ہر دو جماعتوں کی تردید علیحدہ علیحدہ دو لفظوں سے واضح طور پر کر دی گئی۔ اس طرح عیسائیوں کے بنیادی عقیدے کفارہ کا بطلان ہو گیا جو تمام تر صلیب پر مبنی ہے۔ صلیب چونکہ آپ کے نام سے پوجی گئی اس لئے ضروری ہوا کہ آپ دوبارہ تشریف لا کر اس کو توڑنے کا حکم دیں اور اس طرح اس ایجاد کردہ شرک کا اللہ کے حکم سے استیصال ہو۔ قرآن مجید میں مشرکانہ عقائد کی تردید کا جتنا اہتمام کیا گیا ہے محتاج بیان نہیں۔ سور بھی آپ ہی کے نام پر

حلال کیا گیا۔ پس آپ اس کو بھی قتل کر دینگے اور اس طرح قرب قیامت یہود و نصاریٰ پر اللہ کی حجت پوری ہو جائے گی اور اتحاد ملل کے سلسلہ میں جتنی رکاوٹیں ہو سکتی ہیں دور ہو کر بس ایک ہی دین باقی رہ جائے گا جیسا کہ آغاز عالم میں تھا اور اب وہی اسلام ہے۔

چند احادیث :-

(۴) حضرت نواّس بن سمعان کلابیؓ روایت کرتے ہیں۔ اس اثنا میں کہ دجال یہ کچھ کر رہا ہو گا اللہ ابن مریمؑ کو بھیج دے گا اور وہ دمشق کے مشرقی حصے میں سفید مینار کے پاس زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ جھکیں گے تو ایسا محسوس ہو گا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کی سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی اور وہ ان کی حد نظر تک جائیگی۔ وہ زندہ نہ بچے گا۔ پھر ابن مریمؑ دجال کا پیچھا کریں گے اور لد کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے (مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)۔

(۵) مجمع بن جاریہ انصاریؓ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ابن مریمؑ دجال کو لد کے دروازے پر قتل کریں گے (مسند احمد۔ ترمذی)۔

(۶) جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت یکایک عیسیٰ بن مریمؑ مسلمانوں کے درمیان اتر آئیں گے۔ پھر نماز کھڑی ہو گی اور ان سے کہا جائیگا کہ اے روح اللہ آگے بڑھئے مگر وہ کہیں گے کہ نہیں تمہارے امام ہی کو آگے بڑھنا چاہیئے۔ وہی نماز پڑھائیں۔ پھر نماز فجر سے فارغ ہو کر مسلمان دجال کے مقابلے کے لئے نکلیں گے۔ فرمایا جب وہ کذآب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اور حالت یہ ہو گی کہ درخت اور پتھر پکار اٹھیں گے کہ اے روح اللہ یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے۔ دجال کے ماننے والوں میں کوئی نہ بچے گا جسے وہ (حضرت عیسیٰؑ) قتل نہ کر دیں (مسند احمد)۔

(۷) حضرت خدیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں "پھر مسلمان نماز پڑھنے کھڑے ہونگے تو ان کی آنکھوں کے سامنے عیسیٰ بن مریمؑ اتر آئینگے۔ نماز کے بعد لوگوں سے کہیں گے کہ میرے اور اس دشمن خدا کے درمیان سے ہٹ جاؤ...... اور اللہ دجال کے

ساتھیوں پر مسلمانوں کو مسلط کر دیگا اور مسلمان انہیں خوب ماریں گے یہاں تک کہ درخت اور پتھر پکار اٹھیں گے اے عبداللہ۔ اے عبدالرحمٰن۔ اے مسلمان۔ یہ رہا ایک یہودی۔ مار اسے۔ اس طرح اللہ ان کو فنا کر دے گا اور مسلمان غالب آجائیں گے۔ صلیب توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ساقط کر دیں گے (مسلم۔ مستدرک حاکم)۔

(۸) ابو امامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ عین اس وقت جب مسلمانوں کا امام صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکا ہو گا عیسیٰ ابن مریمؑ ان پر اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسیٰؑ آگے بڑھیں۔ مگر حضرت عیسیٰؑ ان کے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ نہیں تم ہی نماز پڑھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے ہی کھڑی ہوئی ہے (یعنی اقامت تمہارے لئے ہوئی ہے) چنانچہ وہی نماز پڑھائیں گے۔ سلام پھیرنے کے بعد حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے کہ دروازہ کھولو۔ چنانچہ وہ کھولا جائیگا۔ باہر دجال ستر ہزار مسلح یہودیوں کے ساتھ موجود ہو گا۔ جوں ہی اس کی نظر حضرت عیسیٰؑ پر پڑیگی تو وہ اس طرح گھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اور وہ بھاگ کھڑا ہو گا۔ حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے میرے پاس تیرے لئے ایک ایسی ضرب ہے جس سے تو بچ کر نہ جا سکے گا۔ پھر وہ اسے لُد کے مشرقی دروازے پر جالیں گے۔ اللہ یہود کو ہرادیگا...... اور زمین مسلمانوں سے اس طرح بھر جائیگی جیسے برتن پانی سے بھر جائے۔ پوری دنیا کا کلمہ ایک ہو جائیگا اور اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہو گی (ابن ماجہ)۔

(۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ضرور اتریں گے تمہارے درمیان ابن مریمؑ حاکم عادل بن کر۔ پھر وہ صلیب توڑ دیں گے۔ خنزیر ہلاک کر دینگے۔ جنگ کا خاتمہ کر دیں گے (دوسری روایت میں ہے حرب کی بجائے جزیہ یعنی جزیہ ختم کر دیں گے)۔ مال کی وہ کثرت ہو گی کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہ رہیگا اور یہ حالت ہو جائیگی کہ لوگوں کے نزدیک اللہ کے حضور ایک سجدہ کر لینا دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہو گا (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ مسند احمد)۔

(۱۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس قدر جلیل القدر پیغمبر ہو کر حضور اقدس ﷺ کے ایک امتی حضرت امام مہدیؓ کی امامت میں نماز ادا کر لیں گے۔ آخر کیوں؟

جواب = (۱) اس لئے کہ نماز کی اقامت حضرت امام مہدیؒ کے لئے ہو چکی ہے اس لئے وہی نماز پڑھائیں گے۔ معلوم ہوا کہ چاہے ایک برتر مرتبہ والا بزرگ آجائے مگر اقامت جس کے لئے ہو چکی ہے اب نماز وہی پڑھائے گا۔ (۲) یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ امت محمدیہ (ﷺ) کا مرتبہ اتنا بلند ہو چکا ہے کہ ایک عظیم المرتبت پیغمبر بھی بلا جھجک اس کے ایک امام کا مقتدی بننا پسند فرمالیتا ہے۔ اصل میں یہ ختم نبوت کی ایک دلیل ہے کہ ایک جلیل القدر پیغمبر بلا جھجک حضور اقدس ﷺ کے ایک امتی کی اقتدا میں نماز ادا کر لیتا ہے۔ ثابت ہوا کہ حضور اقدس ﷺ ہی نبی آخر الزماں (ﷺ) ہیں اور آپؐ کے بعد اب کسی نئے نبی کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ (۳) فجر کی اس نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہر نماز کی امامت فرمایا کریں گے۔ البتہ فجر کی اس نماز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت امام مہدیؒ کی اتباع فرما کر یہ ظاہر فرمادیا کہ آپؑ کوئی جدید یا قدیم شریعت لے کر نہیں آئے بلکہ اب شریعت مصطفوی (ﷺ) ہی کی اتباع اور تبلیغ فرمائیں گے۔ پہلے دور میں آپ کی شریعت انجیل شریف تھی اور اب نزول کے بعد قرآن شریف آپ کی شریعت ہو گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس طرح پہلے ایک جلیل القدر پیغمبر تھے اب بھی اسی طرح ایک جلیل القدر پیغمبر ہوں گے۔

(۱۱) ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں کیا حکمت ہے؟

جواب = اس سوال کا مفصل جواب میری کتاب "جنگ آرہی ہے" میں باب "نزول حضرت عیسیٰؑ کی حکمتیں" کے اندر موجود ہے۔ دیکھئے صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۰۔ یہ بھی حکمت ہے کہ دجال جیسی قوت کو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک اشارے سے ہلاک کر دیں گے لیکن یاجوج ماجوج کے مقابلہ سے عاجز آکر گوشہ نشینی اختیار کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ تاکہ دنیا پر واضح ہو جائے کہ نصاریٰ نے جس پر دعوی الوہیت کی تہمت لگائی ہے اور اس کو الٰہ (معبود) کہتے ہیں وہ تو مدعی الوہیت (دجال) کا قاتل ہے اور دوسری طرف یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ جس نے ایک مدعی الوہیت کو قتل کیا ہے وہ خود خدا نہیں بلکہ وہ تو بے چارہ ایک بشر ہے جو یاجوج ماجوج کے مقابلہ سے عاجز ہو کر گوشہ نشین ہو گیا اور اس طرح طاقت اور ضعف کے ان دونوں مظاہروں میں اصلی طاقت اللہ پاک ہی کی نظر آئے۔

اب تاریخ اور مشاہدہ سے ثابت ہو جائے گا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام ختم نبوت کا سب سے بڑا اور زندہ و پائندہ ثبوت ہے ورنہ اب تک ہمارے پاس علمی ثبوت تھے۔ اب ثابت ہو جائے گا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے جب ہی تو کوئی نیا نبی نہیں آیا بلکہ انبیائے سابقین میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے۔

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد فارغ البالی اور برکتوں کا یہ عالم ہو گا کہ اگر پتھر پر بیج ڈال دیا جائے گا تو وہ بھی اُگ آئے گا۔

نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام علامات کبریٰ سے ہے جس کا حاصل حدیث کے الفاظ میں یہ ہے کہ اس کے بعد قیامت کا اس طرح انتظار کیا جائے جیسے جانور کے حمل کی مدت پوری ہو جانے کے بعد اس کا مالک بچہ کی پیدائش کا انتظار کرتا ہے۔

صاف، صریح اور واضح بیانات کو پیچیدہ بنا کر تاویلات کرنا نہایت خطرناک اور مہلک قدم ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی پیشین گوئی میں تاویل کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہود نے انہیں دجال کا مصداق سمجھا اور جب دجال ظاہر ہو گا تو یہود اسے مسیح ہدایت سمجھ کر اس کی اتباع کریں گے۔ اسی طرح عیسائیوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی صاف اور واضح پیشین گوئیوں کی تاویلات کیں اور اس کے نتیجہ میں آپ کا انکار کر کے گمراہ ہوئے اور اپنا ایمان برباد کر لیا۔

(۱۲) ایک صاحب نے میری کتاب "جنگ آرہی ہے" پڑھ کر یہ اعتراض کیا کہ ایسی اچھی کتاب میں آپ نے زانی و شرابی غیر مسلمین کے اقوال کے حوالے دے کر زیادتی کی ہے۔ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

جواب= قرآن پاک میں تو شیطان، نمرود، فرعون وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تنگ نظری کا دور گذر چکا اب تو دنیا ایک "گلوبل ولیج" بن چکی ہے جس میں سب ایک دوسرے سے استفادہ کر رہے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ نے یہود و نصاریٰ سے روایت کی اجازت فرمائی ہے۔ آپ کا ارشاد پاک ہے کہ بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں (صحیح بخاری میں روایت کیا۔ ۶ :۳۶۱۔ یہ عبداللہؓ بن عمرو بن العاص کی روایت ہے) اس کے آغاز میں ہے (ترجمہ = میری بات اوروں تک پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو)۔ یہود و نصاریٰ سے مراد اہل کتاب ہیں جن کے اقوال نقل کر

کے میں نے کوئی غلط قدم نہیں اٹھایا کیونکہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں (صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے نقل کیا)۔ شرط یہ ہے کہ ہم پوری احتیاط سے ان کی بات سنیں اور صرف وہی بات قبول کریں جو ہماری شریعت کے مطابق ہو اور ہماری شریعت اس کی اجازت دے۔ اگر ان کی بات شریعت کے خلاف ہو تو رد کر دیں، قبول نہ کریں۔

EXTRACTS FROM CHEIRO'S WORLD PREDICTIONS

England will give India her freedom, but religious warfare will rend that country from end to end until it becomes equally divided between Mohammadans and the followers of Budha and Brahma.

Armageddon yet to come will be brought about by the return of Judah and Israil to their country. The great battle of Armageddon will be fought on the plains of Palestine. This conflict will be a life and death struggle for the contending armies fighting in Palestine. Christians & Israelites will fight side by side in this conflict which will develop into the war of wars (Armageddon). Russia will draw anormous masses of Chinese and Tartars with her and all Mohammadan races will be brought into the conflict. The followers of Islam backed by Russia will endeavour to recapture Palestine. Great Britain will suffer terribly in the prolonged warfare. Most of London and towns on the East Coast will be destroyed by fleets of aeroplanes from Russia.

The aftermath of the great Armageddon will completely revolutionise our present ideas of Nations, Kingdoms and Republics, and a wonderfully organized central Governemnet in Palestine will radiate laws of life and humanity to the entire world.

The Negros, the Arabs, the Hindus and the yellow races, instead of being regarded as an enemy will be drawn into universal cooperation and partnership whose purpose will be the uplifting of the entire human race and the fulfilment of the divine design whose ultimate purpose is the perfection of all. Such perfection cannot be attained until all religions have become merged into one. This apparently impossible is everyday becoming more and more possible. Under such conditions war will become impossible and the promise of peace will at last be fulfilled.

Every country will experience marked changes in its cli-

matic condition. Great earthquakes will take place in all parts of the world. Eastern cities of North America such as Washington, New York, Buffalow, Boston, Toronto, will be seriously affected and a considerable part of New York will be destroyed. A new belt of land will appear in the North Atlantic which will so cause the Gulf Stream to alter its course that Eastern States of America will become subjected to intensly cold winters and the Glacial Age will by degrees be repeated in Northern Europe, and such countries as Ireland, Sweden, Great Britain, Norway, Denmark, the North parts of Russia, Germany, France and Spain will gradually become uninhabitable. This alteration will be compensated by the development of a temperate climate affecting such countries as China, India, Africa and Egypt and in consequence a rapid increase of civilization will be the result in all these countries. Sahara Desert will be transformed into huge inland sea with the result that Northern parts of Africa together with Egypt will be transformed into a temperate zone of such richness that Palestine, Egypt and the surrounding countries will become the granaries of the world and will make this part of the globe the greatest centre of civilization.

We are at the present time a little over one hundred and fifity years in the New Zodiacal sign of Aquarius. Consequently during this period important changes have taken place and must take place in furture. The Aquarian or New Age has also been set down as the period when women in the order of upheavel, revolution and change, would appear on the world stage in a completely new role. Women have invaded every occupation that man at one time thought exclusively his own. In America they have become so powerful that no political issue can succeed without their support. During the next fifty years a woman President will undoubtedly occupy the White House at Washington. Women have entred Parliament, before long they will enter the Cabinet and still later a queen (Elizabeth the 2nd by name) will again sway the destinies of Great Britain.

Palestine and the surrounding countries will become the most fertile and one of the richest provinces of the world. Minerals and rare metals will be found there in abundance, and large deposits of coal and oil will be discovered in this part of the earth in unexhaustable quantities.

Unfathomed wealth of the Dead Sea and Palestine is estimated at Pound 240,524,000,000 - an amount to the aggregate income of Great Britain for one hundred years.

نوٹ = ہندوستان کی انگریزی حکومت نے مذکورہ بالا کتاب ضبط کر کے جلوادی تھی۔

۱۹۲۵ء میں لکھی گئی تھی۔

ARMAGEDDON

Russia is being ruled by SATURN. Saturn in human life is the dread planet of fate. So in the destiny of nations this country Russia with her symbol of Saturn is going to play the same role. Saturn is the god who devours his own children according to the Greek mythology. In Bolshevick Revolution more men, women and children were destroyed than in any other revolution. In astrology planet Saturn is placed as Lord or Ruler of the Zodiacal sign of AQUARIUS (water-bearer). There is an acute contradiction in the two and hence the character of Russians is full of contradictions. Due to Russia blood will flow on earth like water pouring out from water-bearer - a sign of wastefulness.

In the words of CHEIRO, in fine, "it is only war in the end that will save humanity. It's only when the world will be satiated with blood, destruction and violance, that it will wake from its present night-mare of madness - and thus it is that the coming war of wars (ARMAGEDDON) fits into the design of things."

انجیل مقدس میں دجال کو (BEAST) (جانور۔چوپایہ۔وحشی حیوان۔ قابل نفرت آدمی) (ANTI-CHRIST) (مسیح کی ضد) اور (FALSE PROPHET) (نبی کاذب) کہا گیا ہے۔ ویدک یعنی ہندو دھرم میں اسے اَندھک آسُر کہا گیا ہے۔ آسُر معنی بعد میں آنے والا اور اَندھک معنی اندھا یعنی یہاں اس کے کانے ہونے کا اشارہ ہے۔ ہری ونش پران میں اس کا مفصل ذکر ہے مگر وہ دیومالائی رنگ اختیار کر گیا ہے۔ بھوتیشور بھگوان اس کو رُدّر ترشول سے ماریں گے (ترشول ہندو بزرگوں کے ہاتھ میں جو عصا ہوتا ہے اس کے ایک سرے پر تین انگلیاں سی نکلی ہوتی ہیں اور دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے "اللہ" لکھا ہوا ہو)۔ دجال حضرت عیسیٰؑ کے حربہ (نیزہ) سے مارا جائیگا اس کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔